Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 3, Issue 1 (Jan-June, 2020)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/8
URL: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/85/99
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v3i01.85

Title	An Analytical Study from Islamic Perspective of the Economic and Social Conditions of Widows in Khyber Pakhtunkhwa
Author (s):	Shumaila Rafiq, Dr. Naseem Akhter
Received on:	29 June, 2019
Accepted on:	29 May, 2020
Published on:	25 June, 2020
Citation:	Shumaila Rafiq and Dr. Naseem Akhter,"Construction: An Analytical Study from Islamic Perspective of the Economic and Social Conditions of Widows in Khyber Pakhtunkhwa," JICC: 3 no, 1 (2020): 81-93
Publisher:	Al-Ahbab Turst Islamabad

Islamic Research Index
HEC Approved Research and Indexing Agency
INTERNATIONAL Scientific Indexing
ALMANHAL
ASIAN Research Index
Crossref
Click here for more

خیبر پختونخوا میں بیوہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی حالات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study from Islamic Perspective of the Economic and Social Conditions of Widows in Khyber Pakhtunkhwa

شمائلہ رفیق*
ڈاکٹر نسیم اختر**

Abstract:

The relatonshp of the spouse s a beautful relaton of ths unverse. The people nvolved n ths relatonshp are lke the two wheels of the vehcle. f even one of them falls short, the vehcle of lfe stops. Death s an nalenable fact, every soul has to taste t. When a woman becomes a wdow, t s very dffcult for her to lve n socety, such a woman s often faced as dsgustng and awful behavour of people. On the one hand, husband whch has the status of a shadow for a wfe, n the form of death ths shadow s taken away from her head and then she feels herself alone n ths world. And on the other, she faces dffcult stages, whch becomes extremely dffcult for a lonely and helpless woman, for example, takes care and expendture of chldren and other needs of lfe etc. There are some smlar stuatons n Khyber Pakhtunkhwa that when the economc and socal condtons of wdows n dfferent dstrcts were revewed, t was found that women are sufferng from problems and are lvng poorly. t s a tragc step that there s no one to help the wdow and helpless women. n fact, we have forgotten the slamc teachngs. Due to whch wth the passng moments, we are headed for destructon. The need s to generalze the slamc teachngs and to practce them too. The am of ths research work s to analyze the economc and socal condtons of wdows n Khyber Pakhtunkhwa n the lght of slamc teachngs.

Keywords:

slamc Teachngs, Economc and Socal Condtons, Wdows, Khyber Pakhtunkhwa

---

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، شہید بے نظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، شہید بے نظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

تعارف:

لفظ "بیوہ یاوِدھوا۔اس عورت کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو"۔اسی طرح "بیوگی "بیوہ ہونے کی حالت "یا1 "وہ عورت جس کا خاوند انتقال کر جائے "کو کہتے ہیں۔2 وہ عورت جس کے خاوند کا انتقال ہو جائے عورت کو خاوند کے مرنے پر چار مہینے اور دس دن سوگ منانے کا حکم ہے یہ عرصہ عدت کہلاتا ہے خاوند کے علاوہ کسی اور کا سوگ تین دن سے زیادہ نہیں منایا جاتا اگر بیوہ حاملہ ہے تو وضع حمل تک عدت گزارے گی اس کے بعد اسے حق حاصل ہے کہ وہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے۔3اسلامی شریعت میں عدت دراصل وہ مدت ہوتی ہے جو ایک انتقال طبعی طور پر ہوا ہو یا حادثاتی طور پر عورت چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔4اس مقالہ میں خیبر پختونخواہ کی بیوہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی حالات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ کیا گیا اور مختلف ضلعوں سے تعلق رکھنے والی خواتین سے مختلف سوالات بذریعہ انٹرویو کیئے گئے جس سے مختلف حالات سامنے آئے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک بیوہ عورت کے لیے معاشرہ میں زندگی گزارنا انتہائی دشوار گزار امر ہے ایسی خواتین کو زیادہ تر طعنوں، تشنوں اور ناروا سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایسی بے یارو مددگار خواتین اگر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے کوئی چھوٹا موٹا کام کرنا چاہے تو معاشرہ انہیں باعزت زندگی گزارنے نہیں دیتا بلکہ ایسی خواتین کے لیے مسائل پیدا کیے جاتے ہیں اور وہ بیوگی کے باعث مختلف مسائل اور مشکلات کا شکار رہتی ہے۔ذیل میں خیبر پختونخوا کی چند مخصوص اضلاع جیسا کہ ضلع صوابی، ضلع چارسدہ، ضلع مردان، کاٹلنگ، ضلع پشاور، ضلع خیبر ایجنسی اور ضلع بٹہ تل سے کچھ بیوہ خواتین کے انٹرویوز کئے گئے، تاکہ ان کے معاشی اور معاشرتی حالات کو واضح کیا جاسکے۔لیکن اس سے قبل بیوہ عورت سے متعلق اسلامی احکامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

قرآن وحدیث کے احکامات بیوہ عورت سے متعلق :

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾[5] ترجمہ:"ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے"۔عورت کے لئے سب سے گہرا صدمہ یہی ہوتا ہے کہ اُس کے شوہر کی وفات ہو جائے۔یہی سب سے غمگیں لمحہ ہوتا ہے کہ وہ بے سہارا ہو جاتی ہے یہ ایک ایسا المیہ ہوتا ہے کہ شوہر سے جڑا ہر احساس عورت کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے ایک طرف تو اس کے سر سے سائبان چھن جاتا ہے تو دوسری طرف اس کے سامنے وہ دشوار گزار مراحل آجاتے ہیں جن سے نبرد آزما ہونا ایک تن تنہا اور بے سہارا عورت کے لئے انتہائی دشوار مرحلہ ہوتا ہے جیسا کہ بچوں کی پرورش، ان کے اخراجات اور دیگر ضروریات زندگی وغیرہ۔مرد اور عورت کو گاڑی کے دو

پہیئے کہا گیا ہے کیونکہ مرد اور عورت دونوں مل کر گھر کی گاڑی چلاتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک کم ہو جاتا ہے تو زندگی کی گاڑی آگے بڑھنا مشکل ہو جاتی ہے۔ عورت کو چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک ایسی ہستی بنایا ہے جو سہارے کے بغیر نہیں چل سکتی، کیونکہ عورت ناتواں ہستی ہے جب شوہر کا سایہ سر سے ہٹ جاتا ہے تو اس کے لئے زندگی کی گاڑی تن تنہا گھسیٹنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے ایسے موقع پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ﴾[6] ترجمہ: "مدد مانگو (اللہ سے) صبر اور نماز کے ساتھ"۔ یعنی اللہ نے جو کچھ انسان کو اس دنیا میں عطا کیا ہے وہ سب فنا ہونے والا ہے۔ ہر ذی روح کا وقت مقرر ہے۔ انسان کو ہر حال میں یعنی دکھ، درد، غم اور خوشی میں اللہ سے صبر، شکر اور ہمت کی دعا کرنی چاہئے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے۔ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾[7] ترجمہ: "اور تم میں جو لوگ وفات پا چکے یا جاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں اپنی بیویاں تو انکو چار مہینے اور دس دن انتظار کرنا ہے پھر جب وہ اس مدت کو پہنچ جائیں تو تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے بارے میں وہ کریں جو مناسب ہو اور تم جو عمل بھی کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے"۔

اگر بیوہ عورت کی اولاد ہے تو وہ شوہر کی وراثت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور اگر اولاد نہ ہو تو پھر وہ چوتھے حصہ کی وراثت ہو گی۔ بیوہ عورت کے لیئے بناؤ سنگھار، تیل، مہندی لگانا اور رنگین کپڑے پہننا جائز نہیں۔ بیوہ عورت کے لیئے شرعی حکم ہے کہ وہ سادگی کے ساتھ عدت پوری کرے۔[8] روایت میں آتا ہے کہ

﴿عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٍ، أَوْ غَيْرِهِ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا. ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: لا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ، إِلا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.﴾[9]

ترجمہ: "زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ کے پاس آئیں جبکہ ان کے والد ابو سفیان کا انتقال ہو چکا تھا تو چوتھے دن ام حبیبہ نے ایک زرد قسم کی خوشبو منگوائی اور اس میں سے کچھ وہاں پر موجود ایک لڑکی کو لگایا پھر اپنے گالوں پر نمی مل لی۔ اور کہا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے لیکن میں نے چونکہ رسول ﷺ سے اس بارے میں سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ عورت کے لیے جو اللہ کے

لیے وہ یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے (سگے رشتہ دار) کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے جو چار ماہ اور دس دن ہے"۔

اسلام چونکہ عدل و مساوات کا مذہب ہے اس لئے ایسی بیوہ عورت جس کا شوہر کے سوا کوئی آسرا نہ ہو تو ایسی عورت کو شریعت عدت کی تکمیل پر عقدِ ثانی کا حکم دیتی ہے۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بے سہارا عورت کو سہارا دینا اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے۔ ﴿أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ، فَقَتَلُوهُ فَسَأَلَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:«كَيْفَ قُلْتِ» ؟ قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي، فَقَالَ: «امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.﴾[10]

ترجمہ: "مشہور صحابی ابو سعید خدری کی بہن فریعہ بنت مالک کا واقعہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اپنے گھر والوں میں واپس جانے کی اجازت طلب کی کیونکہ ان کے شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے تھے مگر جب قدوم نامی مقام پر پہنچے اور ان کی مڈ بھیڑ اپنے غلاموں سے ہو گئی تو غلاموں نے انہیں قتل کر ڈالا۔اس بنا پر فریعہ نے اپنے کنبہ والوں میں نہ کوئی مکان چھوڑا ہے اور نہ نان و نفقہ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا"ہاں تم چلی جاو"فریعہ کہنے لگی کہ اس پر میں وہاں سے جانے لگی تو رسول ﷺ نے مجھے آواز دی اور پوچھا تم نے کیا کیا؟تو میں نے پورا قصہ دوبارہ سنا دیا۔رسول ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ اکی راہ میں جہاد کرنے والا یا رات بھر عبادت کرنے والا اور دن بھر روزہ رکھنے والا"۔

خیبر پختونخوا کا مختصر تعارف:

صوبہ خیبر پختونخوا کو تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔یہ صوبہ 1901ء میں قائم ہوا اُس وقت اس کا نام سرحد تھا۔رقبے کے لحاظ سے پاکستان کے چار صوبوں میں سب سے چھوٹا صوبہ سرحد ہے۔چھوٹا صوبہ ہونے کے

باوجود آبادی کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے جبکہ اس صوبے کی صوبائی زبان پشتو ہے اور اس کا صدر مقام پشاور ہے۔اس طرح اٹھارویں ترمیم کے مطابق پارلیمنٹ میں اس کا نیا نام پیش کیا گیا جو کہ 2010ء میں خیبر پختونخوا کے نام سے تسلیم کیا گیا۔ خیبر پختونخوا میں کل چونیتس (34) اضلاع ہیں اور سات (7) ایجنسیاں ہیں جن میں باجوڑ ایجنسی، خیبر ایجنسی، کرم ایجنسی، اور کرزئی ایجنسی، مہمند ایجنسی اور وزیرستان ایجنسی شامل ہیں۔[11]

خیبر پختونخوا کی بیوہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی مسائل:

یہ مقالہ خیبر پختونخوا کی بیوہ خواتین کی معاشی اور معاشرتی حالات پر مبنی ہے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر خیبر پختونخوا کے چند مخصوص اضلاع لئے گئے ہیں۔ جن میں خاص طور پر ضلع صوابی، ضلع چارسدہ، ضلع مردان، کاٹلنگ، ضلع پشاور، ضلع خیبر ایجنسی اور ضلع بٹہ تل کی بیوہ خواتین کی معاشی اور معاشرتی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔اس مقصد کے پیشِ نظر مختلف سوالات کے انٹرویو کے ذریعہ کئے گئے اس فیلڈ ورک کا خلاصہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

ضلع صوابی:

ضلع صوابی سے دو بیوہ خواتین کے انٹرویوز لئے گئے جنھوں نے اپنے معاشی اور معاشرتی مسائل کو کچھ یوں بیان کیا ہے۔ بیوہ جس کا نام شاہین بی بی ہے اس نے اپنی روداد سناتے ہوئے کہا کہ ان کے شوہر کی موت ہارٹ اٹیک کے باعث ہوئی۔ تین بچے ہیں، شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزار رہی تھی کیوں کہ شوہر ایک بیوی کے لیے چھت کی مانند ہوتا ہے جب تک یہ سایہ قائم رہتا ہے عورت سماج کے تند و تیز ہواؤں سے محفوظ رہتی ہے اور جب یہ سایہ سر سے ہٹ جاتا ہے تو عورت کمزور اور بے سہارا ہو جاتی ہے۔بیوہ نے دُکھ بھرے لہجے میں پشتو میں کہا کہ "خاوند دَ سر سورے وی "یعنی شوہر سر کا سایہ ہوتا ہے اور جب یہ سایہ سر سے اٹھ جاتا ہے تو اپنے بھی پرائے بن جاتے ہیں ایسا ہی کچھ شاہین بی بی کے ساتھ بھی ہوا۔ان کے تمام رشتہ داروں نے تعلقات ختم کر دیئے ہیں تاکہ کہیں بیوہ شاہین ان سے امداد کی درخواست نہ کرلے، وہ خود ہی محنت مزدوری کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہے۔وہ بڑے مشکل حالات سے گزر رہی ہے اور حکومت کی جانب سے بھی ان کی کوئی امداد نہیں کی جارہی ہے اور نہ ہی کوئی ایسی تنظیم ہے اور نہ ہی کوئی ادارہ ہے جو ان کی مدد کرسکے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شاہین بی بی اپنے بچوں کے ساتھ انتہائی دشوار گزار لمحات میں زندگی گزار رہی ہے۔[12] اسی طرح محمود جان کی زندگی شادی کے بعد پر سکون اور خوشحال تھی لیکن شوہر کی وفات نے اسے ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا کہ جہاں پر نہ صرف رشتہ دار بلکہ اپنے بھی منہ موڑ لیتے ہیں اور کوئی پرسال حال نہیں رہتا، بیوہ

نے بتایا کہ انسانوں کی اس بھری دنیا میں وہ تنِ تنہا محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہے وہ تمام رشتہ دار جو شوہر کی زندگی میں اسے اپنائیت کا یقین دلاتے تھے، شوہر کے مرنے کے بعد وہ ایسے بدلے جیسے کبھی تھے ہی نہیں، محمود جان نے بڑے دکھ بھرے لہجے میں کہا کہ عورت کا بہترین زیور اس کا شوہر ہوتا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔[13]

ضلع چارسدہ:

ضلع چارسدہ سے جب معراجہ بی بی اور خالدہ بی بی کا انٹرویوز لئے گئے تو ان دونوں بیوہ خواتین نے اپنی زندگی کے حالات کچھ اس انداز سے بیان کئے کہ معراجہ بی بی کے شوہر کی وفات ہارٹ اٹیک سے ہوئی اور اچانک شوہر کی وفات کے بعد ان کی معاشی حالت بہت خراب ہوگئی۔ اُس نے بچوں کی پرورش بھی خود ہی کی جبکہ ان کے شوہر کا کوئی خاص مستقل کمائی کا ذریعہ نہ تھا دن بھر مزدوری کرتا تھا اور جو کماتا اُس سے روزمرہ کا سودا سلف لے آتا تھا۔ اس دوران شوہر کو دل کا عارضہ لاحق ہوا۔ آمدنی نہ ہونے کے باعث شوہر کا علاج نہ ہو سکا اور اُس کا انتقال ہوگیا۔ اور ان ہی معاشی مسائل کی بناء پر بیوہ کو کئی بیماریاں لاحق ہو چکی ہیں۔ جن کے علاج معالجہ کے لئے اُن کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہ رہی ہیں۔ بیٹے کی آمدنی صرف اتنی ہے کہ وہ بمشکل دو وقت کی روٹی کھا سکتے ہیں۔[14] جس معاشرہ میں ہم زندگی گزار رہے ہیں۔ اس معاشرہ میں خاص کر خیبر پختونخوا کے غریب گھرانوں میں بہن بیٹیوں کو بوجھ سمجھا جاتا ہے اور اس بوجھ کو جلد از جلد اپنے کندھوں سے اُتارنے کی کوشش میں بعض اوقات غلط فیصلے بھی سرزد ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک معاملہ خالدہ بی بی کے ساتھ بھی ہوا۔ شادی کے بعد اُس کا شوہر افغانی نکلا۔ کیوں کہ شادی بھی بغیر باز پرس کے طے کی گئی تھی کیونکہ والدین اپنے سر سے بوجھ اتارنا چاہتے تھے۔ شوہر نے خالدہ بی بی کو ہر طرح خوش رکھنے کی یقین دہانی کرائی۔ اس لئے خالدہ بی بی خاموش ہوگئی۔ شادی کے کچھ عرصے بعد شوہر افغانستان چلا گیا۔ لیکن چند مہینوں کے بعد واپس آگیا۔ لیکن دوسری بار جب خالدہ کا شوہر افغانستان گیا تو واپس نہ آیا۔ یوں گیارہ سال کا طویل عرصہ گزر گیا لیکن اُس کی کوئی خبر نہیں آئی کہ وہ زندہ ہے یا مردہ۔ آج بھی خالدہ بی بی اپنے شوہر کا انتظار اس اُمید پر کر رہی ہے کہ وہ واپس ضرور آئے گا۔ خالدہ بی بی کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ وہ ایک تکلیف دہ زندگی گزار رہی ہے۔ کیوں کہ بعض اوقات ایک چھوٹی سی غلطی کسی کی زندگی تباہ کر دیتی ہے جیسا کہ خالدہ بی بی کے ساتھ ہوا۔ بیوہ خواتین میں خالدہ بی بی کا شمار اس لئے کیا جارہا ہے کہ اُس کا شوہر مفقود الخبر ہے اور اگر شوہر مفقود الخبر ہو تو عورت کو بیوہ سمجھا جائے گا اور وہ عدت پوری کرے گی۔ عدت کے بعد عقد ثانی کی اجازت ہے۔[15]

ضلع مردان:

ریاست بی بی کی شادی ایک غریب گھرانے میں ہوئی۔ جب تک شوہر زندہ رہا گزر بسر ہوتی رہی لیکن اُن کے انتقال کے بعد حالت بدتر ہوگئے۔ ریاست بی بی چونکہ معاشی مسائل کا شکار ہے اس لئے لوگوں کے صدقات، خیرات اور زکوٰۃ پر گزر بسر کر رہی ہے۔ سسرالی بھی غریب ہیں اس لئے اُن سے مالی امداد کی اُمید نہیں ہے۔ اُنہوں نے مذید کہا کہ بس یونہی مفلسی میں زندگی کے شب و روز گزر رہے ہیں۔[16] اسی طرح شُمہ مری بی بی کے شوہر کا انتقال ہارٹ اٹیک سے ہوا۔ شوہر کے انتقال کے بعد تمام رشتے داروں نے منہ موڑ لیا۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے۔ جو دن بھر محنت مزدوری کرتا ہے۔ تب کہیں جا کر ماں اور بیٹے کو دو وقت کا کھانا نصیب ہوتا ہے۔ یہ ماں اور بیٹا انتہائی مفلسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔[17]

کاٹلنگ:

کاٹلنگ کی رہائش پذیر ہمابی بی کے ساتھ اس کے سسرال والوں کے تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ آئے دن لڑائی جھگڑے رہتے تھے۔ لیکن شوہر کا رویہ اچھا تھا اور وہ ہمابی بی کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ شوہر کے انتقال کے بعد سسرال والوں کے رویئے میں نرمی آگئی اس لئے ہمابی بی نے عدت سسرال ہی میں گزاری۔ ہمابی بی کے دو بچے مرحوم شوہر سے ہیں۔ مذید پوچھنے پر بتایا کہ بیوگی کے چار سال بعد ایک دن جیٹھ مولوی کو لے آیا اور ہمابی بی کا نکاح سب سے چھوٹے دیور سے کر دیا۔ اس نکاح کا ہمابی بی کے میکے والوں کو دس دن بعد بتایا گیا۔ دوسرا شوہر اچھا ہے لیکن چونکہ کم عمر ہے اور کوئی ذریعہ معاش نہیں اس لئے گزر بسر مشکل سے ہو رہی ہے۔[18] جب اس علاقہ کا دوسرا انٹرویو شازیہ بیگم سے کیا گیا تو اس نے بتایا کہ شادی کے بعد سسرال والوں نے لڑائی جھگڑے شروع کر دیئے تھے۔ وہ صرف اپنی اولاد کی خاطر گزارہ کرتی رہی۔ شوہر کی وفات کینسر کے عارضہ کی وجہ سے ہوئی۔ شوہر کی آنکھیں بند ہونے کے بعد اُسے میکے بھیج دیا گیا اور اُس نے عدت میکہ میں پوری کی۔ بعد میں شازیہ بیگم سے اُس کی تینوں بیٹیاں سسرال والوں نے لے لی اور شازیہ پر دباو ڈالنے لگے کہ وہ عقد ثانی دیور سے کرے ورنہ بیٹیاں نہیں دی جائیں گی۔ شازیہ نے دوسرا نکاح نہ کیا۔ اب اس بات کو اٹھارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اُس نے اپنی بچیوں کو نہیں دیکھا کہ وہ کیسی اور کس حال میں ہیں۔ اُسے سزا صرف اس بات کی دی گئی کہ اُس نے شوہر کے مرنے کے بعد دیور سے نکاح نہیں کیا۔ ہمارے معاشرے میں دیور سے نکاح کی کہانی جائیداد یا وراثت کو ہڑپنے کے لئے گھڑی جاتی ہے۔[19]

ضلع پشاور:

ضلع پشاور کی دلشاد جبین بیگم نے اپنی زندگی کی کہانی یوں بیان کی کہ شادی کے بعد حالات بہتر تھے۔ حالانکہ شوہر کی آمدنی کم تھی لیکن اس کے باوجود ایک پرسکون زندگی گزار رہی تھی۔ شوہر کی وفات کے بعد اُنہیں معاشی مسائل سے دوچار ہونا پڑا لیکن اُس نے ہمت نہ ہاری اور حالات کا مقابلہ کرتی رہی اس کے بعد سسرال والوں نے اُس کا نکاح علاقہ کے رسم ورواج کے مطابق دیور سے کر دیا۔ عقد ثانی کے بعد کچھ عرصہ تو اچھا گزرا لیکن اب دوسرا شوہر بھی بیمار ہے اور کام کاج نہیں کر سکتا۔ اس لئے اب اُسے اپنی فیملی کی کفالت کے لئے پولیو ورکر کا کام کرنا پڑ رہا ہے۔[20] اسی طرح ثمینہ کوثر بیگم نے بتایا کہ اُن کے شوہر ایک اچھے انسان تھے۔ زندگی کے شب وروز سکون اور اطمینان سے گزر رہے تھے۔ کہ اچانک شوہر کو یرقان کا عارض لاحق ہوا۔ بہت علاج کروایا لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا اس بیماری کی وجہ سے بیوہ کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ شوہر کی آنکھیں بند ہونے کے بعد زندگی کی تمام تلخیاں سامنے آگئیں۔ سسرالیوں نے وراثت میں جو حصہ بنتا تھا وہ نہیں دیا۔ اُنہوں نے مذید بتایا کہ اُن کے دو دیور بیرون ملک کام کرتے ہیں اور اُن کی آمدنی اچھی ہے۔ لیکن وہ اس بیوہ کی مدد نہیں کرتے اس لئے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے پولیو ورکر کا کام کر رہی ہے۔[21]

خیبر ایجنسی:

خیبر ایجنسی کی ناہیدہ بی بی نے بتایا کہ اُس کے شوہر ایک نیک اور اچھے انسان تھے وہ ناہیدہ کو ہر طرح سے خوش رکھتے تھے۔ اُنہوں نے شادی کے بعد حق مہر بھی ادا کیا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے اُس کی خوشیاں دیرپا نہ تھیں۔ اور اُس کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ ناہیدہ بی بی نے کہا کہ وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہے اس لئے اُسے والد کی طرف سے کافی جائیداد ملی ہے۔ اُسے مالی طور پر کوئی پریشانی نہیں۔ وہ اپنے بوڑھے والد کے ساتھ رہ رہی ہے۔ اُس کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ عقد ثانی کی خواہش مند نہیں ہے۔ اب وہ صرف اپنے والد کی خدمت کرنا چاہتی ہے۔[22] خیبر ایجنسی کی ایک اور بیوہ خاتون نورجہاں بی بی نے شوہر کے انتقال کے بعد کے حالات بتاتے ہوئے کہا کہ اُنہوں نے نہایت مشکل حالات دیکھے ہیں۔ لیکن ہمت نہیں ہاری اور زندگی کی گاڑی کو محنت مزدوری کر کے کھینچتی رہی۔ ان کے چار بچے ہیں اور شوہر کو فوت ہوئے چھ برس کا عرصہ بیت چکا ہے۔ جائیداد میں جو حصہ بنتا تھا وہ سسرال والوں نے دیا ہے۔ اُن کا مذید کہنا ہے کہ اب بیٹے اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان کی کفالت کی ذمہ داری اٹھا رہے ہیں۔[23]

بٹہ تل:

صداقت بی بی بٹہ تل کی رہائش پذیر ہیں ان کے شوہر کی وفات بیماری کی وجہ

سے ہوئی۔ صداقت بی بی کے چھ بچے ہیں۔اُس کے ساس اور سسر کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ اپنے بھائی کے ساتھ رہ رہی ہے وہی اُس کی اور اُس کے بچوں کی کفالت کر رہا ہے۔[24] یاضحیٰ بی بی کے شوہر چونکہ محنت مزدوری کرتا تھا اس لئے کام کے دوران چھت سے گر گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ معذور ہو گیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ اسی معذوری کے باعث انتقال کر گیا۔ اور یوں تمام معاشی ذمہ داریاں اس پر آگئیں۔ اُنہوں نے محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالا۔ اب بچے اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ محنت مزدوری کرنے لگے ہیں۔ اور گھر کی گاڑی قلیل آمدنی میں چلا رہے ہیں۔[25] اسی طرح میوہ گلہ بیگم کے شوہر طویل بیماری کے باعث انتقال کر چکے ہیں۔ اُن کی سات اولادیں ہیں جس میں سے ایک معذور ہے۔ میوہ گلہ نے اپنی عدت کو شریعت کا فریضہ سمجھ کر پورا کیا بیوہ کی معاشی حالت قابل زار ہے۔ اُن کی تمام اولادیں شادی شدہ ہیں۔ وہ اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ رہ رہی ہے۔ جو محنت مزدوری کر کے اپنا، بیوی بچوں، بوڑھی ماں اور معذور بھائی کا پیٹ پال رہا ہے۔[26] صبر دانہ بیگم کے شوہر محنت مزدوری کرتے تھے۔ وہ وزیرستان جایا کرتے تھے جس سے ان کی غرض وغایت زیادہ پیسہ کمانا تھا۔ لیکن وہاں دھماکہ میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ شوہر کی وفات کے بعد اُن کی اور اُن کی بچوں کی کفالت کی ذمہ داری اُن کے دیور نے اُٹھائی ہے۔ کیوں کہ صبر دانہ کے بچے چھوٹے ہیں۔ اُنہوں نے ایک سرد آہ لیتے ہوئے کہا کہ اُن کے مرحوم شوہر ایک اچھے اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ لیکن موت ایک اٹل حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔[27] شیرین تاجہ بیگم نے شوہر کی موت کی وجہ فالج کا عارضہ بتایا۔ اُن کے پانچ بچے ہیں۔ شیرین تاجہ چونکہ غریب گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اُن کی معاشی حالت بہتر نہیں ہے۔ سسرال والوں نے شوہر کا حصہ جو وراثت میں بنتا تھا۔ وہ نہیں دیا اور قطع تعلق کر لیا۔ اس لئے شیرین تاجہ کو مجبوراً بھائی کے پاس آنا پڑا۔ اب وہ اپنے بھائی ہی کے ساتھ بارہ سال سے رہ رہی ہے۔ جنہوں نے اُن کی اور اُن کے بچوں کی مالی ذمہ داری اٹھائی ہوئی ہے۔[28]

خلاصۂ بحث:

جب خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں مثلاً ضلع صوابی، ضلع چارسدہ، ضلع مردان، کاٹلنگ، ضلع پشاور اور ضلع خیبر ایجنسی کی بیوہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی حالات کا جائزہ لیا گیا تو زیادہ تر خواتین نے بتایا کہ اُن کی شادیاں غریب گھرانوں میں ہوئیں۔ اس لئے شوہر کی آمدنی قلیل تھی جس میں گزر بسر بمشکل ہوتی تھی۔ اور جب ایسے حالات میں کوئی بیماری لاحق ہو جاتی تو علاج کروانا دشوار ہو جاتا تھا۔ اس سروے کے دوران اس بات کا انکشاف ہوا کہ زیادہ تر اموات کی وجہ پسماندگی تھی۔ کیوں کہ علاج معالجہ کے لئے کثیر رقم درکار ہوتی ہے۔ جو نہ ہونے کے

سبب شوہر کی موت واقع ہو جاتی۔ شوہر کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے بعد ان بیوہ خواتین کے مسائل میں اور اضافہ ہوا۔ ایک طرف معاشی مسائل اور دوسری طرف رشتے داروں کی بے رُخی۔ یہ ایسے مسائل ہیں جس کے باعث ان میں سے کئی خواتین نے عدت پوری نہیں کی اور وہ گھروں سے کام کاج کے لئے نکلیں۔ تاکہ اپنی اور اپنے بچوں کی کفالت کر سکیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مشکل میں کوئی کام نہیں آتا اور سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنے پرائے بن جاتے ہیں۔ زیادہ تر بیوہ خواتین نے بتایا کہ مرحوم شوہر کا جو حصہ وراثت میں بنتا تھا نہ صرف وہ ضبط کر لیا گیا بلکہ گھروں سے بھی اُنہیں نکالا گیا۔ جبکہ چند ایک خواتین نے یہ اعتراف کیا کہ اُن کے شوہر کے انتقال کے بعد اُن کی کفالت کی ذمہ داری اُن کے قریبی رشتہ داروں جیسا کہ والدین، بھائی یا سسرالیوں کے ذمہ ہے اور وہ معاشی لحاظ سے ایک مطمئن زندگی گزار رہی ہیں۔ جبکہ دیگر خواتین جن کا شوہر کے انتقال کے بعد پرسانِ حال کوئی نہیں۔ یہ اپنی مدد کے تحت زندگی گزار رہی ہیں۔ انہیں کسی تنظیم یا ادارے کی امداد حاصل نہیں۔ اسلام ایک ایسا دین کامل ہے۔ جس میں انسانوں کی حقوق کی بجاآوری کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن انسان جو روز اول سے خود سر اور بے رحم ثابت ہوا ہے۔ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں میں کوتاہیاں برتتا آرہا ہے۔ جتنے بھی مسائل خواہ وہ معاشی ہوں یا معاشرتی دیکھنے میں آئیں یہ سب اسلامی تعلیمات سے روگردانی کے باعث ہیں۔ اگر اسلامی تعلیمات کی پیروی کی جائے تو یہ تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں کیوں کہ بیوہ خواتین کے حقوق کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾[29] "تم میں سے جو مر جائیں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں، پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں اختیار ہے اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو چاہیں کریں، تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں، اللہ ہر ایک کے اعمال سے باخبر ہے"۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾[30] "زمانہ عدت میں خواہ تم ان بیوہ عورتوں کے ساتھ منگنی کا ارادہ اشارے کنایے میں ظاہر کر دو خواہ دل میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ ان کا خیال تو تمہارے دل میں آئے گا ہی، مگر دیکھو خفیہ عہد وپیماں نہ کرنا، اگر کوئی بات کرنی ہے تو معروف طریقے سے کرو اور عقد نکاح باندھنے کا فیصلہ اس وقت تک نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے خوب سمجھ لو

کہ اللہ تمہارے دلوں کا حال تک جانتا ہے لہٰذا اسے ڈرو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بر برد بار ہے چھوٹی چھوٹی باتوں سے در گزر فرماتا ہے"۔

یہاں اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ نہ صرف بیوہ عورت کے ساتھ اچھا رویہ اور سلوک برتنے کی تاکید کی گئی ہے بلکہ اسے یہ حق بھی دیا گیا ہے کہ اگر وہ عدت پوری کرنے کے بعد عقدِ ثانی کرنا چاہے تو وہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ اسلام زبردستی کا ہر گز قائل نہیں۔ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ معاشرہ میں پروان چڑھنے والی تمام تر برائیاں دراصل اسلامی تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور نہ صرف بیوہ خواتین کے حقوق کا خیال رکھا جائے بلکہ جہاں تک ممکن ہو ایسی بے سہارا اور بے یارومددگار بیوہ خواتین کی ہر ممکن امداد کی جائے تاکہ ایسی خواتین معاشرہ میں باعزت زندگی گزار سکیں۔

حوالہ جات

References

1. Abu Nsar Ismail, al sahah taj al lughat wa sahah al Arabi, darul ilm lil malaeen, Beirut, 1987
2. Muhammad bin Mukarram bin Ali, Lisan al Arab, dar Sadir, Beirut, 1414h,
3. Ibrahim Mustafa, Ahmad al Ziarat, al mua'jam al wasit, darul dawa, Beirut
4. Safa Khalosi, fan al tarjuma fi zaw al dirasat al muqarina, dar al Rashid, Iraq, 1982, pp. 61
5. Muhammad Inae, al tarjuma al adabia bain al nazaria wa al tatbiq, lozanjaman, Cairo, Egypt, 2003, pp. 218
6. Ibid, pp. 231,232
7. Safa Khalosi, fan al tarjuma fi zaw al dirasat al muqarina, dar al Rashid, Iraq, 1982, pp. 16
8. Al jahiz, kitab la haiwan, darul jail Beirut, 1955, pp. 75-79/1
9. Ali Sami Mustafa, al tarjuma wa al saqafa bain al nazaria wa al tatbiq, darul kutub wa al hadith, Beirut, 2009, pp. 416
10. Muhammad Inae, al tarjuma al adabia bain al nazaria wa al tatbiq, lozanjaman, Cairo, Egypt, 2003, pp. 5,6
11. Al bayan wa al tabyin, pp. 138/1

12. Ibid, 64/1
13. Abu al Hilal al Hasan, al sanaa’tain, al maktaba al as aria, Beirut, 1419, pp. 27-29
14. Al bayan wa al tabyin, pp. 11-12/1
15. Abu Yaqob Yousuf al sukaki, miftah al Uloom, darul kutub al ilmia, Beirut, 1407h, pp. 168-199
16. Ibn Yaqob al Maghribi, Mawahib al Miftah, darul kutub al ilmia, Beirut, Lebanon, pp. 122, 123/1
17. Jalal Uddin al Khatib al Quzavi, al Izah fi Uloom al balagha, dar ahya al Uloom, Beirut, 1998, pp. 13
18. Al Ibrahim: 9
19. Nasir Uddin Abdullah binUmer, Anwar al tazil wa Asrar al Tanzil, dar al ahya al turath al Arabi, Beirut, pp. 514/1, 1418 h
20. Abu al Qasim Mehmood bin Umer, al Kashaf an al haqaiq ghawamiz al tanzil, darul kitab al Arabi, Beirut, 1407, pp. 542/2
21. Mehmood Hamood, taqdim diwan al Khansa, dar al banana, 1998
22. Najib Mehfoz, riwayat khan al khalili, dar al shoroq, Cairo, Egypt, 2014, pp. 77
23. Ahmad Amin, qamos al Adat wa al taqalid wa al ta’abir al misria, Egypt, 2013, pp. 313